تحریر: حافظ محمد عبدالاعلیٰ درانی، بریڈفورڈ۔ برطانیہ

خیرخواہانِ امت کی توجہ کیلئے......

تعویذ، گنڈے، جادو اور عاملین کی بھرمار

رسول رحمت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت پہلے لوگوں کی اتباع میں قدم بہ قدم چلے گی۔ آپؐ کی یہ پیشین گوئی بالکل پوری ہو رہی ہے کہ آج مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں اس قدر شرک راسخ ہو چکا ہے کہ اس کو شرک سمجھا ہی نہیں جاتا۔ روزانہ اخبارات میں بڑے قیمتی اشتہارات اس عنوان سے چھپتے ہیں مثلاً: صرف ایک تعویذ سے شوہر راہِ راست پر آ سکتا ہے، آپ کی تمام پریشانیوں کا مکمل خاتمہ چند روز میں ہوگا، ہر تمنا پوری ہوگی، کام کی مکمل گارنٹی، سب عاملوں سے بدظن لوگ توجہ کریں، سنگدل محبوب آپ کے قدموں میں لوٹتا نظر آئے گا، تعویذات کا کام بذریعہ موکلات، میاں بیوی کے جھگڑے، اولاد کی پریشانی، کاروبار میں رکاوٹ، جادو ٹونہ کا شرطیہ علاج، دکھی اور پریشان بہن بھائیوں کے دکھوں کا مکمل خاتمہ، ہدیہ بعد کام، کالے علم، سفلی علم و نوری علم کا کاٹ اور پلٹ بذریعہ تعویذات و موکلات، گروکھیا کے حساب سے معلومات، افریقی عامل، عامل ناتھ، بنگالن باجی، روحی بانو، بغیر پوچھے آنے کا مقصد بتایا جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ ہیں لندن سے شائع ہونے والے اردو اخبارات کے اشتہارات کی ایک جھلک، جو سادہ لوح لوگوں کے ایمان و مال کو ہتھیانے کا ایک بدترین ہتھکنڈہ ہیں۔ ان دیسی عاملوں کی دیکھا دیکھی اب ہندی، افریقی، بنگالی اور دیگر علاقوں کے عاملین بھی میدان میں کود پڑے ہیں، انہیں یہ بھی اعلان کرنا پڑتا ہے کہ اردو پنجابی بولنے کا انتظام بھی ہے۔ مردوں کی دیکھا دیکھی کئی باجیاں بھی منظر عام پر آ گئی ہیں، اور اس طرح دونوں ہاتھوں سے مسلمان کہلانے والے لوگوں کے مال کی بربادی کے ساتھ ساتھ ایمان کا کباڑا بھی کیا جا رہا ہے، اور یہ بڑے عرصے سے کاروبار جاری ہے، رحمۃ للعالمینؐ کی امت سربازار لٹ رہی ہے، عقیدۂ توحید کی بخیہ دری کی جا رہی ہے، یہ کاروبار اتنا مرغوب و نفع مند ہو گیا ہے کہ بت پرست ہندو دیویاں بھی بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعے اہل ایمان کی مشکلات حل کرنے کیلئے میدان میں موجود ہیں اور وہ صاف کہتی ہیں کہ ہم اپنے بت پرستانہ ماحول اور علم کے مطابق علاج کرتی ہیں، اور ہم مندروں میں اپنا عمل پھونکتی ہیں۔ لیکن یہ کتنے شرم کی بات ہے کہ ان کے گاہکوں میں اکثریت امت توحید سے تعلق رکھنے والوں کی ہوتی ہے۔ اسی طرح اخبارات کے کالموں میں ''آپ کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا، اور ہاتھ کی لکیروں سے

مستقبل کی خبریں، جیسے خالص شرکیہ مضامین مستقل طور پر چھپتے ہیں۔عام مسلمان نوجوانوں نے سونے کی انگوٹھیاں، چاندی کی زنجیریں اور کانوں میں مرکیاں ڈال رکھی ہیں، اور بڑے بڑے دیندار لوگ ان خرافات میں مبتلا ہیں۔لوٹ مار کا یہ طریق کار کسی مذہب، مسلک اور فرقے کا نقصان نہیں ہے بلکہ اس امت کی فطرت کے ہی خلاف ہے۔خواہ آپ سنی ہوں یا اہل حدیث، اہل سنت ہوں یا شیعہ۔ یہ طریق کار کسی فقہ میں بھی جائز نہیں ہے گویا یہ ایک مشترکہ دکھ ہے، بیماری ہے، جس کا علاج ہم سب مسلمانوں کو مل کر کرنا ہے اور وہ سوائے قرآن وحدیث کے کہیں نہیں ہوسکتا ہے۔

جادو ٹونے کے بارے میں اسلام کے احکامات: ظاہر ہے اس گمراہی، مال اور متاع ایمان کی بربادی کا سبب قرآن واحادیث کی تعلیمات سے ناآشنائی ہے۔ورنہ یہ امت، امتِ توحید ہے، اس کے بعض افراد اپنی جہالت یا بدقسمتی کی وجہ سے شرک کر سکتے ہیں لیکن بحیثیت مجموعی یہ امت توحید باری تعالیٰ کی امین ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ عوام کو اس بارے میں قرآن وحدیث کے احکام سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ شرک وفسق سے بچ سکیں اور اپنے مشاکل ومصائب کا حل صحیح طور پر ڈھونڈ سکیں۔

جادوگر سے کبھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا: سب سے پہلی بات ان دوکانداروں کے پھندے میں پھنسنے والے سادہ لوح عوام کو یہ جان لینی چاہیے کہ یہ جادوگر اور عامل کچھ نہیں کر سکتے، کبھی فوز وفلاح کے راستے پر نہیں چل سکتے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا﴿**ولا یفلح الساحر حیث اتی.**﴾ ''جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا'' ۔اس لئے ان گمراہوں اور شیطانی ایجنٹوں کے پاس تمہارے دکھوں کا ہرگز کوئی علاج نہیں ہے۔جب یہ خود گمراہ ہیں، فوز وفلاح سے محروم ہیں، صراط مستقیم سے دور ہیں تو یہ تمہیں بھلائی اور خیر کیسے عطا کر سکتے ہیں؟

۱۔ دوسری حقیقت یہ جان لو کہ نظر بد، بیماری سے محفوظ رہنے کیلئے چھلا، منکا، کڑا، زنجیر، حلقہ، دھاگہ یا تعویذ پہننا خالص شرک ہے، اسی طرح کار، مکان یا دوکان وغیرہ پر گھوڑے کی نعل لٹکانا، مٹی کی کالی ہنڈیا لٹکانا، جوتا باندھنا، نوزائیدہ بچے کو نظر بد سے بچانے کیلئے گھر کے دروازے پر کسی مخصوص درخت کی ٹہنیاں لٹکانا، اس کے سرہانے چھریاں رکھنا، کالا کپڑا باندھنا، یا حادثات سے بچنے کیلئے بازو پر امام ضامن باندھنا بھی بلا تأمل شرکیہ افعال ہیں، اور شرک کے مرتکب افراد کیلئے ہرگز مغفرت وبخشش نہیں ہے۔جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿**ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد افتری اثما عظیما**﴾[النساء:۴۸] ''بے شک اللہ نہیں بخشتا اس گناہ کو کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے سوا جو گناہ ہوں، وہ جس کیلئے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا کوئی شریک ٹھہرایا اس نے بڑا گناہ اور بہتان باندھا''۔

دورِ جاہلیت کی پیروی

یادرہے کہ یہ کوئی نئے کام نہیں ہیں بلکہ زمانہ قدیم میں، دورِ جاہلیت میں...... بلکہ ہر جاہل قوم میں......ان کا بڑا رواج رہا ہے اور اب بھی ہے۔عربی زبان ومعاشرے میں کوئی بھی دھاگہ، تعویذ، منکا، کڑا وغیرہ جو اس مقصد کیلئے لٹکایا جاتا ہے اسے ''تمیمہ'' کہا جاتا تھا۔

۱۔ مسند احمد کی روایت میں ہے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک جماعت اسلام لانے کیلئے حاضر ہوئی، آپؐ نے ان میں سے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت نہیں لی۔وجہ یہ بتائی کہ اس نے تمیمہ لٹکایا تھا۔آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اس تمیمہ کو توڑ دیا پھر بیعت لی اور فرمایا ''جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا''۔

۲۔ ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''دم، تعویذ اور ٹونے شرک ہیں''۔

۳۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوبشیر انصاریؓ کی روایت ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپؐ نے ایک آدمی کو یہ اعلان کرنے کیلئے روانہ کیا جب کہ لوگ ابھی تک اپنی خوابگاہوں ہی میں تھے کہ کسی اونٹ کے گلے میں دم کیا ہوا تانت، دھاگے کا کوئی طوق باقی نہ رہنے دیا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔امام مالکؒ فرماتے ہیں مشرک لوگ اس قسم کے طوق اونٹوں کو نظر بد سے بچانے کیلئے لٹکایا کرتے تھے۔

کاہنوں اور نجومیوں کے پاس جانا کفر ہے: تیسری بات یہ ہے کہ کاہنوں، نجومیوں، عرافوں، قسمت کا حال بتلانے کا دعویٰ کرنے والوں کے دعووں پر یقین کرنا، ان کے پاس اپنی حاجتیں حل کرانے کیلئے جانا بھی جائز نہیں ہے۔یہ سراسر غیر اسلامی کام ہے جس سے اللہ کے حبیب ﷺ نے سختی سے روکا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کے کہے کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ پر اترنے والی شریعت کے ساتھ کفر کیا۔

۵۔ حضرت عمران بن حصینؓ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے پرندوں کے اڑنے سے اپنی قسمت وابستہ کی، یا اس کیلئے کسی نے اڑائے۔یا کہانت کی یا کروائی یا جادو کیا یا جادو کروایا، اور کاہن کی ہفوات کی تصدیق کی اس نے شریعت محمدیہؐ کے ساتھ کفر کیا۔

۶۔ حضرت معاویہ بن حکمؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم جاہلیت میں کاہنوں کے پاس آیا کرتے تھے۔

آپؐ نے فرمایا ''ان کے پاس نہ جایا کرو''۔[صحیح مسلم]

۷۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے نجومیوں کے پاس جانے کا یہ سبب بتایا تھا کہ ان کی بتائی ہوئی بعض باتیں صحیح ہو جایا کرتی تھیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ کلمات ہوتے ہیں جو شیطان فرشتوں سے چوری چھپے سن لیتے ہیں اور اپنے یاروں کو بتا دیتے ہیں۔ وہ ایک کے ساتھ ننانوے جھوٹ ملا کر لوگوں کو بتا دیتے ہیں۔ (اور لوگ ننانوے جھوٹ بھول جاتے ہیں اور ایک سچ کو قبول کر لیتے ہیں)

نجومیوں کے پاس جانا کفر ہے:

۸۔ ام المؤمنین سیدہ حفصہ بنت عمرؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی نجومی دست شناس یا قیافہ شناس کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور یقین کیا تو اس کی چالیس رات کی نماز قبول نہیں کی جائیگی۔[صحیح مسلم]

۹۔ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ''جس نے علم نجوم سیکھا اس نے جادو کا اتنا حصہ سیکھا جتنا زیادہ سیکھتا جائے گا اتنا ہی گویا جادو سیکھتا جائے گا''۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ ''علم نجوم جادو کی ہی ایک قسم ہے'' اور جادوگر کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ ﴿ولا یفلح الساحر حیث اتی﴾ ''وہ جو کچھ بھی کرے کامیاب نہیں ہو سکتا''۔

۱۰۔ حضرت ابو ہریرۃؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو آدمی کسی کاہن کے پاس آئے اور اس کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرے یا حالت حیض میں اپنی بیوی سے مجامعت کرے، یا اس کی پیٹھ کی جانب سے جماع کرے تو وہ شریعت محمدیؐ سے فارغ ہو گیا'' [احمد، ابوداؤد]

۱۱۔ صحیح مسلم میں حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس سے مستقبل کے بارے میں کچھ دریافت کرے۔ پھر اس کی تصدیق کرے۔ اس کی چالیس روز تک کی نماز قبول نہ ہو گی''۔ گویا بے نماز ٹھہرا، اور جو بے نماز ہوا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا۔

۱۲۔ انہی سے دوسری روایت میں ہے ''جو کسی کاہن کے پاس آیا اس نے اسے اپنا ہاتھ دکھایا اور اس کے کہے کی تصدیق کی اس نے محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے ساتھ کفر کیا''۔[صحیح مسلم]

ستاروں کی تاثیر پر یقین رکھنا شرک ہے:

۱۳۔ حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں نماز فجر پڑھائی۔ اس رات کافی بارش

ہوئی تھی۔ نماز کے بعد آپؐ نے لوگوں کی طرف رخ انور پھیرا اور پوچھا جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا ہے۔ سب بولے اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا تمہارے رب نے کہا ہے میرے بندوں میں سے کچھ لوگ مومن رہے اور کچھ کفر کر بیٹھے۔ جس نے بارش دیکھ کر کہا کہ اللہ نے ہمیں اپنے فضل و کرم سے نوازا ہے تو یہ میرے ساتھ ایمان لانے والا اور ستاروں کی تاثیر کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے کہا یہ بارش فلاں ستارے کی وجہ سے ہوئی ہے اس نے میرے ساتھ کفر کیا، اور ستاروں پر ایمان لایا۔

کہانت اور جادو سب حرام ہیں:

۱۴۔ حضرت مخارقؓ نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ عیافہ (رمل سیکھنا) طرق (زمین پر لکیریں کھینچنا) کسی کے خانگی حالات کو جاننے کا دعویٰ کرنا، پرندوں کو اڑانا وغیرہ سب جادو کی اقسام ہیں۔

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں یہ چیزیں شیطان کے ماتم سے تعلق رکھتی ہیں۔

عیف کے معنی ڈانٹنا، خیال کرنا اور گمان کرنا کے بھی ہیں۔ جیسے جادوگر عامل اونچی اونچی ڈانٹ ڈپٹ کر کے باور کراتے ہیں کہ وہ جن نکال رہے ہیں۔

عراف جو خانگی حالات جاننے کا دعویٰ کرے۔ ''الطرق'' علم رمل کو کہتے ہیں۔

امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کاہن نجومی اور علم رمل وغیرہ جاننے والے کو ''عراف'' کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن قیمؒ کہتے ہیں جو شخص پرندوں کو اڑا کر کامیاب فال نکالنے میں شہرت حاصل کرے۔ اسے عرب لوگ عراف کہتے ہیں

۱۵۔ حضرت ابن عباسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے علم نجوم کا جتنا حصہ سیکھا گویا اس نے اتنا حصہ جادو کا سیکھا۔

کاہن اس شیطان کو کہا جاتا ہے جو فرشتوں کی بعض باتیں چوری چھپے سن کر دوسروں کو بتاتے ہیں۔ چونکہ ہر آدمی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے اور خبیث شیطانوں کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رہتا ہے۔ اس لئے وہ ایک دوسرے کو اپنے صاحب کی خفیہ باتیں بتا دیتے ہیں۔ شعبدہ باز اسے غیب سے تعبیر کر کے لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ﴾ [الأنعام:۱۲۸] ترجمہ ''اور جس

دن وہ سب کو جمع کرے گا، پھر کہے گا اے جنوں کی جماعت! تم نے انسانوں میں سے بہت کو اپنا بنا لیا۔ ان کے دوست کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم میں ایک نے دوسرے سے خوب فائدہ حاصل کیا تھا اور ہم اپنی اس میعاد تک آپہنچے جو تو نے ہمارے لئے معین فرمائی تھی، اللہ فرمائے گا کہ تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے، بچے گا وہی جسے اللہ چاہے گا۔ بے شک تمہارا رب حکمت اور علم والا ہے"۔

عالم الغیب صرف اللہ ہی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**ان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الأرحام وما تدری نفس ماذا تکسب غداً وما تدری نفس بأیّ أرض تموت ان اللہ علیم خبیر.**﴾[لقمان:۳۴] "بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے۔ وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے، اسے جانتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ ہی سب کچھ جاننا اور خبر رکھنے والا ہے"۔ ﴿**وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الاھو**﴾[الانعام:۶۰] ترجمہ "اور اسی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں جنہیں صرف وہی جانتا ہے"۔ ﴿**عٰلم الغیب فلا یظھر علی غیبه أحداً o الا من ارتضی من رسول.**﴾[الجن:۲۶/۲۷] ترجمہ "غیب کا جاننے والا وہی ہے جو اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے"۔

ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ کہانت، نجوم کی شعبدہ بازی ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی، اور اس کا کفر ہونا بھی ثابت ہوتا ہے، اور اس کو جو شخص حاصل کرتا ہے وہ بھی گمراہ ہے جس طرح کہ ارشاد ہے۔ **لا یجتمع تصدیق الا کھن مع الایمان بالقرآن.**

جادو اور جنوں کو نکالنے کا کام

جادو یا جنوں کو نکالنے کیلئے جادو اور دیگر کافرانہ ذرائع کو استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۱۶۔ **(عن جابرؓ أن رسول اللہ ﷺ سئل عن النشرة فقال ھی من عمل الشیطان)** [**مسند احمد**] "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نشرہ (جادو کو جادو سے دور کرنے) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا یہ شیطانی کام ہے"۔ امام ابن جوزیؒ کہتے ہیں یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جو جادو جانتا ہو اور ظاہر ہے جادوگر کافر ہوتا ہے۔ (**قال الحسن انه قال لا یحل السحر الا ساحر**) [صحیح بخاری] ﴿**فلما ألقوا قال موسیٰ ماجئتم به السحر ان اللہ سیبطله ان اللہ**

﴿لایصلح عمل المفسدین ویحق الله الحق بکلماته ولو کره المجرمون﴾[یونس:۸۱]
''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے جادوگروں کی ڈالی ہوئی رسیاں سانپ بن گئیں تو آپؑ نے فرمایا تم نے یہ جادو کیا جسے اللہ بے کار بنا دے گا۔ کیونکہ اللہ مفسدین کے کام کو درست سمت عطا نہیں کرتا۔ یوں اللہ حق کو اپنے کلمات کے ساتھ سچ ثابت کرے گا اگرچہ مجرم اسے پسند نہیں کرتے''۔ ﴿فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون فغلبوا هنالک وانقلبوا صاغرین وألقی السحرة سٰجدین قالوا آمنا برب العلمین [الأعراف: ۱۱۸] ''تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام باطل ہوا۔ تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے، اور جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے بولے ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے''۔ ﴿انما صنعوا کید سٰحر ولا یفلح الساحر حیث أتیٰ﴾[طٰہٰ:۶۹] ''انہوں نے جو کچھ پیش کیا تھا وہ تو جادوگر کی مکاری تھی اور یہ بات طے ہے کہ جادوگر فلاح نہیں پا سکتا جو بھی کر لے''۔
امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں ''جادو کو مسحور سے دور کرنے کے دو راستے ہیں۔ ایک تو جادو وغیرہ کا علاج جادو ہی سے کیا جائے اور یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ اس سے جادو کا علاج کرنے والا شیطانوں ہی سے مدد مانگتا ہے اور دوسرا طریقہ ہے قرآنی تعوذات سے اس کا علاج کرنا یعنی دم، تعوذ اور دعا کے ساتھ ساتھ دوائیوں سے علاج کرنا یہ نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے''۔

بدفالی لینا

قرآن مجید بتاتا ہے ﴿فاذا جآء تهم الحسنة قالوا لنا هٰذه وان تصبهم سیئة یطیروا بموسی ومن معه الا انما طٰئرهم عند الله ولکن اکثر هم لا یعلمون﴾[الاعراف:۱۳۱] ''کہ جب فرعونیوں کو کوئی خوشی ملتی تو کہتے لنا هٰذه (یہ ہمارے لئے ہے) گڑبڑ ہو جاتی تو کہتے یہ موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست کی وجہ سے ہے۔ جبکہ ان کی نحوست ان کے پاس ہی ہے (یعنی کفر اور نبی کی تکذیب) مگر اکثر لوگ جانتے نہیں''۔ یہی حال دورِ نبوت میں مشرکین مکہ اور مدنی دور میں یہود و منافقین کا تھا ﴿وان تصبهم حسنة یقولوا هٰذه من عند الله وان تصبهم سیئة یقولوا هٰذه من عندک قل کل من عند الله فمال هٰؤلاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثاً☆ ماأصابک من حسنة فمن الله وما أصابک من سیئة فمن نفسک﴾[النساء: ۷۹] ''کہ جب کوئی خوشی ملتی تو کہتے یہ اللہ نے ہم سے خوش ہو کر عطا کی ہے اور اگر کوئی آزمائش آپڑتی تو کہتے اے محمد ﷺ یہ تیری وجہ سے ہے۔ فرما دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہی ہوتا ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کوئی بات سمجھنے کی طرف آتے ہی نہیں۔ تم کو جو خوشی ملتی تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور تکلیف تمہاری اپنی کمائی ہوتی ہے''۔

جاہلانہ عادات واطوار کی ممانعت

نبی ﷺ جس وقت عرب میں تشریف لائے تو یہ قوم اپنے شرک، کمزور اعتقادی گمراہیوں کی وجہ سے اس قسم کی جاہلانہ باتوں کی عادی تھی۔ آپ ﷺ نے ان تمام امور کو جاہلانہ اور باطل قرار دیا۔ اس طرح عقیدۂ توحید ان میں پختہ ہوسکا۔

۱۷۔ ایک ایسے ہی موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں نہ فال بد کوئی چیز ہے۔ نہ الو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے نہ ہی صفر کوئی چیز ہے۔ پچھترا اور بھتنوں کا کوئی وجود نہیں۔

۱۸۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں نہ فال بد کوئی چیز ہے۔ البتہ "فال" مجھے اچھا لگتا ہے ساتھیوں نے پوچھا "فال" کیا ہے فرمایا نیک شگون لینا۔

۱۹۔ حضرت عکرمہؒ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے اوپر سے ایک پرندہ چیختا ہوا گزر گیا۔ ایک آدمی کہنے لگا خیر خیر...... آپؓ نے فرمایا اس کی وجہ سے نہ کوئی خیر ہوتی ہے نہ شر۔ (لا خير ولا شر) "هامة" الو کے بولنے کو کہتے ہیں۔ ابن الاعرابی کہتے ہیں اہلِ جاہلیت کا دستور تھا کہ اگر الو کسی کے مکان پر بیٹھ جاتا تو وہ اسے نحوست سمجھتے تھے وہ کہتے تھے (نعت الى نفسي أو أحد من أهل داري) میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھے یاد کیا ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس سے ممانعت کر دی۔ یاد رہے کہ یہ جاہلانہ بات آج بھی ہم مسلمان ہو کر جب کسی کو چھینک آئے تو کہہ دیتے ہیں۔ مجھے کسی نے یاد کیا ہے۔ یہ خالص ہندوانہ اور جاہلانہ بات ہے۔ اس سے مذاقاً بھی پرہیز ہی کرنا چاہیے۔

ولا صفر ابوعبیدہ غریب الحدیث میں لکھتے ہیں کہ انسان اور چوپائے کے پیٹ میں ایک سانپ نما کیڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے صفر کہتے ہیں۔ عربوں کے ہاں اسے خارش وغیرہ سے بھی زیادہ متعدی بیماری سمجھا جاتا تھا، سفیان بن عیینہ امام احمدؒ، ابن جریرؒ اور امام بخاریؒ کے نزدیک یہی معنی ہیں۔ لیکن امام امالکؒ کے نزدیک اس سے مراد صفر کا مہینہ ہے، کیونکہ مشرکین مکہ ماہ محرم کو حلال اور ماہ صفر کو حرمت والا مہینہ بنا لیا کرتے تھے۔ جس کی تردید کی گئی۔ امام ابوداؤدؒ محمد بن راشد سے یہ قول نقل کرتے ہیں اہلِ جاہلیت ماہ صفر کو منحوس سمجھتے تھے۔ ابن رجب بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس مہینے کو لوگ منحوس کہتے تھے اس لئے فرمایا کہ کوئی مہینہ منحوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح مشرکین بدھ کے دن کو منحوس سمجھتے تھے، ماہ شوال میں نکاح کرنا بھی منحوس سمجھتے تھے جیسے آج کل محرم میں شادی بیاہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ **ولا نوء، ولا غول** غین کی پیش کے ساتھ۔ ابوسعادت فرماتے ہیں اس سے مراد بھوت، پریت ہیں جو جنوں اور شیطانوں کی ایک قسم ہے، مشرکین کے عقیدے کے مطابق جنگلوں میں راہ چلتے لوگوں کو دکھائی

دیتے ہیں۔مختلف شکلوں میں تبدیل ہونا ان کا شیوہ ہے۔ یہ مسافروں کو راستے سے بھٹکا کر مار دیتے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے مشرکین کے اس عقیدے کی تردید فرمائی۔

بدفالی بجائے نیک فالی جائز ہے

عربی میں مطلق فال کسی اچھے جملے یا گمان یا دعا و نیک خواہش کو کہتے ہیں۔ جیسے دودھوں نہاؤ پوتوں کھلاؤ۔ یا اللہ تیری عمر دراز کرے۔ ابن قیمؒ نے کہا اچھی چیز کو پسند کرنا انسانی فطرت ہے۔ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۲۰۔ کوئی بیماری متعدی نہیں نہ فال بد کوئی چیز ہے۔ البتہ ''فال'' مجھے اچھا لگتا ہے ساتھیوں نے پوچھا ''فال'' کیا ہے فرمایا نیک شگون لینا۔

۲۱۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں جو شخص کسی کام سے بدشگونی کے باعث رکا رہا اس نے شرک کیا پوچھا پھر کیا کہا جائے فرمایا: اللہ سے دعا کی جائے کہ اے اللہ سب خیر اور بھلائی تیری طرف سے ہے۔[ابوداؤد] (عن ابن مسعودؓ الطیرة شرک) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ''تطیر'' ایک شیطانی اور شرکیہ عمل ہے۔ حضرت فضل بن عباسؓ فرماتے ہیں ''جب کوئی شخص بدفال والی بات کے بعد اپنے کام سے رک جائے یا اس پر عمل شروع کر دے تو اسے تطیر کہا جائے گا اور یہی وہ حد فاصل ہے جس کی ممانعت کی گئی ہے۔ یعنی مطلق بدفالی سے متاثر نہ ہونا چاہیے بلکہ اللہ سے خیر مانگو اور شر سے پناہ مانگو وہی سب کچھ اپنے ہاتھ میں اختیار رکھتا ہے۔

مشرکین کی عادت

اہل عرب کے ہاں پرندہ اگر دائیں طرف اڑے تو اسے ''السانح'' کہا جاتا ہے اگر بائیں جانب اڑے تو اسے ''البارح'' کہا جاتا ہے۔ جو سیدھا اڑ جائے تو اسے ''الناطح یا النطیح'' کہا جاتا ہے۔ پچھلی طرف اڑ جائے تو اسے ''القاعد یا القعید'' کہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی عادت مبارکہ تھی کہ وہ ایسے مواقع پر توحید کی تلقین کرتے اور ان کاموں کو شرک گردانتے تھے جیسا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: ''تطیر ایک شیطانی اور شرکیہ عمل ہے''۔

نجومیوں کے قیافے

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں آسمانی سیاروں کی رفتار سے زمین کے حادثات و واقعات کی کھوج لگانے کو تنجیم کہتے ہیں۔ امام خطابیؒ کہتے ہیں کہ علم نجوم جس کی کتاب و سنت میں ممانعت کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ نجومیوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ آنے والے فلاں وقت یا فلاں مہینے میں یہ حادثہ رونما ہوگا۔ ان کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ فلاں وقت فلاں ستارہ

جب فلاں برج میں داخل ہوتا ہے یا فلاں فلاں ستارے جب جمع یا الگ ہو جاتے ہیں تو ان کی وجہ سے زمین پر اس قسم کے انقلابات وتغیرات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ نجومیوں کا یہ دعویٰ حقیقت میں غیب کا دعویٰ ہوتا ہے جو اللہ کی ذات کیلئے مخصوص ہے۔

امام بخاریؒ نے حضرت قتادہؓ کا قول نقل کیا ہے کہ حق تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین کاموں کیلئے تخلیق کیا ہے۔ آسمانِ دنیا کی زینت کیلئے اور شیطانوں کو سنگسار کرنے کیلئے اور راستے تلاش کرنے کیلئے۔ جو شخص ان تین کے علاوہ کوئی اور کام ان کی طرف منسوب کرتا ہے وہ غلط کرتا ہے، اور اپنے نصیب پھوڑتا ہے، اور اپنی حد سے بڑھتا ہے حضرت قتادہؒ تو منازل قمر معلوم کرنے کو بھی ناپسند سمجھتے تھے۔ امام ابن عیینہؒ بھی اس کی اجازت نہ دیتے تھے۔

یاد رہے کہ علم نجوم توحید کے منافی ہے۔ جو انسان کو شرک میں مبتلا کرتا ہے کیونکہ تمام قسم کے حوادث کا برپا کرنے والا اللہ ہے لیکن نجومی ان کی نسبت ستاروں کی طرف کرتا ہے۔ جو غلط ہے۔

﴿هل من خالق غير الله يرزقكم﴾ ''کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو رزق دیتا ہے؟'' ﴿قل لا يعلم من في السمٰوات والأرض الغيب الا الله وما يشعرون أيان يبعثون﴾[النمل:۶۵] ''فرما دو: زمین وآسمان کے غیب کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جن کے متعلق تم غیب جاننے کا دعویٰ کرتے ہو ان کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے''۔

بعض باتیں سچی ہوتی ہیں؟

نجومیوں کی بعض پیشین گویاں سچی بھی ہو جاتی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی بعض درست باتوں کی حیثیت کاہنوں کی طرح ہوتی ہے۔ وہ علم غیب کی وجہ سے نہیں ہوتیں۔ بلکہ یا تو شیطانوں کی ایک دوسرے کی طرف وحی کی وجہ سے ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہوا۔ یا وہ کسی کو نفسیاتی طور پر مرعوب کر کے اس سے کام کا صدور ناممکن بنا دیا جاتا ہے مثلاً کسی طالب علم سے پوچھ لیا کہ تمہارے کتنے پیپر ہوں گے۔ وہ بتاتا ہے چھ، تو اسے کہہ دیا گیا کہ پانچواں پیپر تمہارا کمزور ہوگا، پاس ہونے کا اس میں چانس نہیں ہے۔ اب اس دن وہ لمبی تان کر سو جائے گا کہ جب فیل ہی ہونا ہے تو کیا ضرورت ہے محنت کرنے کی۔ یا کچھ احوال طریقے بہانے سے پوچھ لئے کچھ ایجنٹوں کے ذریعے معلوم کر لئے تو یہ ساری شعبدہ بازی کا کرشمہ ہوگی۔

امام خطابیؒ کہتے ہیں وہ علمِ نجوم جس سے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد زوال شمس اور جہت قبلہ وغیرہ معلوم کی جائے تو ممنوع نہیں ہے۔ آج کل کی آبزرویٹری اسی کا نام ہے اور موسم وغیرہ کا حال معلوم کرنے کیلئے جتنے بھی آلات ایجاد ہو چکے ہیں باوجودیکہ ان میں بہت جدت پیدا کی گئی۔ اس کے باوجود کبھی معلومات غلط بھی ہو جاتی ہیں۔

تعویذات محبت کچھ چیز نہیں

امام ذہبیؒ کتاب الکبائر میں لکھتے ہیں: کیمیا گری کا سیکھنا اوراس پر عمل کرنا بھی معصیت کبیرہ کے ذیل میں آتا ہے۔اسی طرح تولہ بیوی کا خاوند کواور خاوند کا بیوی کوکلمات مجہولہ سے تعویذ محبت یا تعویذ بغض وعداوت دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔

۲۲۔ حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت میں ہے جس نے گرہ باندھ کر پھونکیں مار کر دم کیا اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا،اور جس نے یہ دم کیا ہوا دھاگہ پہنا،وہ اسی کے حوالے کر دیا گیا۔یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے پھونک مارنے والیوں سے پناہ چاہنے کا حکم دیا ہے۔

۲۳۔ حضرت ابو مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔''میری امت میں جاہلیت کے چار کام پائے جائیں گے۔اونچے خاندان پر فخر کرنا،نسب میں طعن لگانا،ستاروں سے بارش مانگنا اور میت پر نوحہ کرنا''۔فرمایا''نوحہ گر عورت اگر توبہ کئے بغیر مرجائے تو اس کو تارکول کا کرتا اور خارش کی درع پہنائی جائے گی''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کے بعض کام مسلمانوں میں پائے جائیں گے جو بہر حال مذموم ہوں گے۔جیسا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے ایک شخص کی والدہ کے نسب میں عار دلائی رسول اللہ ﷺ غصے میں آگئے اور فرمایا (**انک امرء فیک جاھلیة**) [**متفق علیه**] ''تو ایک ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت پائی جاتی ہے''۔ ستاروں سے بارش مانگنے کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی کہے ہمیں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی (**مطرنا بنوء کذا و کذا**)

امام ضامن باندھنا اور تعویذ دھاگے ناجائز ہیں

جس طرح سونے کی زنجیریں، انگوٹھیاں پہننا جائز نہیں ہیں۔اسی طرح بازوؤں پر تعویذ ودم درود کردہ دھاگے باندھنا اور امام ضامن باندھنا جائز نہیں ہیں۔

۲۴۔ حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو ہاتھ میں زنجیر پہنے دیکھا تو پوچھا اس نے کہا یہ وہن کو دور کرنے کیلئے پہنی ہے۔آپؐ نے فرمایا''اس کو اتار دو اس سے وہن کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہوتا ہے۔اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو نجات نہیں ہوگی''۔[احمد]

۲۵۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے ضامن باندھا وہ اللہ کی حفظ وامان سے وداع نہیں ہوا''۔ایک روایت کے مطابق''جس نے تمیمہ اور دم کیا ہوا تعویذ دھاگہ باندھا

اس نے شرک کیا"۔

۲۶۔ حضرت ابن ابی حاتم نے حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت کیا کہ انہوں نے ایک آدمی کو بخار سے بچاؤ کیلئے دھاگہ پہنے ہوئے دیکھا تو اسے توڑ ڈالا اور یہ آیت تلاوت کی ﴿**وما یؤمن اکثرھم باللہ الاوھم مشرکون**﴾ "بہت سے لوگ اللہ پر ایمان بھی لاتے ہیں اور شرک بھی کرتے ہیں"۔

۲۷۔ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ شرکیہ دم جھاڑ، تعویذات محبت سب شرک ہیں۔ [ابوداؤد]

☆ عورتیں خاوندوں کو قابو کرنے کیلئے یا مرد عورتوں کو قابو کرنے کیلئے جو تعویذات کرواتے ہیں ان کو عربی میں "**التولة**" کہا جاتا ہے۔

۲۸۔ حضرت عبداللہ بن حکیمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے کوئی شے گلے میں پہنی وہ اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے"۔ [ترمذی]

۲۹۔ حضرت سعید بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ جس کسی نے کسی انسان کے گلے سے تعویذ دھاگہ توڑا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ امام وکیعؒ نے اپنے شیخ ابراہیمؒ کا قول نقل کیا ہے کہ "وہ تعویذات کو مکروہ جانتے تھے خواہ وہ قرآن سے ہی لکھے ہوں یا قرآن کے علاوہ دعاؤں وغیرہ سے لکھے ہوں"۔

کوئی ذات نواط نہیں

۳۰۔ حضرت ابوواقد اللیثیؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں حنین کی طرف پابرکاب ہوئے۔ اس زمانے میں ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ راستے میں ہم نے ایک بیری کا درخت دیکھا جہاں مشرک لوگ اعتکاف کیا کرتے تھے اور اپنے اسلحہ وہاں لٹکاتے تھے۔ اس درخت کا نام "ذات انواط" تھا۔ ہم نے کہا اے اللہ کے رسولؐ: ہمارے لئے بھی کوئی ایسا درخت متعین فرما دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ اکبر! تم نے یہ تو مشرکوں کی سی بات کہی جب قوم موسیٰؑ ان کے ساتھ جا رہی تھی تو انہوں نے مشرکوں کو اپنے بتوں کے سامنے جھکتے ہوئے دیکھا تو بولے کہ اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ان کی طرح کا ہمارا اِلٰہ مقرر کر دے۔ تو موسیٰؑ نے کہا بے شک تم بڑی جاہل قوم ہو۔ واقعی یہ سچ ہے کہ تم لوگ بھی اپنے پہلوں کے قدم بہ قدم چلو گے"۔ [ترمذی]

جادو ٹونے سے بچنے والے بغیر حساب جنت میں جائیں گے

۳۱۔ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

ایک شراب نوشی کا عادی مجرم اور ایک جادوگروں کی تصدیق کرنے والا اور ستاروں کی چالوں کو ماننے والا''۔ان کے برعکس جنت میں جو لوگ بغیر حساب وکتاب کے جائیں گے ان میں سے وہ لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے اپنی پوری زندگی تعویذات، جادوٹونے سے مکمل پرہیز کیا ہوگا۔کیونکہ اس میں شرک کا عنصر پایا جاتا ہے اور اس داغ کی وجہ سے کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا۔

مشکلات کا حل کیا ہے؟

سو یہ ہیں وہ جاہلانہ عقائد و اعمال جنہیں آج کے مسلمانوں نے اپنا رکھا ہے۔اس سب کے باوجود ان کا دعویٰ ہے کہ وہ پکے اہل سنت ہیں، عاشقانِ رسول ہیں نعوذ باللہ من ذالک!

آخر میں یہ بات کہ یہ قسمہا قسم کی مشکلات و مصائب جن کے دباؤ میں آکر مسلمان لوگ یہ کفر و شرک، جادو ٹونے، تعویذ گنڈے کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ان مشکلات کا حل کیسے تلاش کیا جائے۔اس ضمن میں گزارش ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اپنے اعمال کا جائزہ لینا پڑے گا کہ ہمارے کام بے دینوں والے ہیں۔نماز، قرآن کی تلاوت، عقیدۂ توحید وسنت، قرآن اور اللہ و رسولؐ کے احکامات سے مطلق روگردانی ہے۔ہماری کمائی میں حلال کا حصہ بہت کم ہوتا ہے۔شادی بیاہ کے سارے طور طریقے خلاف سنت ہیں۔فضول خرچی اور رضائے الٰہی کی خاطر صدقہ کرنا بہت نایاب ہیں۔یہ اور اس قسم کے تمام خلافِ قرآن وسنت کام ترک کردیں۔نماز پنجگانہ، تلاوتِ قرآن کی پابندی اور معوذات کو تسلسل سے پڑھیں ان شاءاللہ ہمارے تمام مسائل سیدھے ہوجائیں گے، اور کوئی جادو ٹونہ اثر نہ کرسکے گا۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''اے ایمان والو: اللہ سے ڈرو اور سچی بات کہو۔اللہ تمہارے معاملات درست فرمادے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا، اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہی بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوگا''۔

جامع مسجد محمدی اہل حدیث پنڈی سید پور تحصیل پنڈ دادنخان میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

جامع مسجد محمدی اہل حدیث لاری اڈا پنڈی سید پور میں مورخہ 25 اپریل بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر سیرت النبی ﷺ کے مقدس موضوع پر جلسہ عام منعقد ہوا۔محمود مرزا جہلمی مہمانِ خصوصی تھے۔جلسہ کا آغاز ننھے منے حافظ مبشر احمد ربانی کی تلاوت سے ہوا۔شاعر اسلام غلام حسین مخلص اور قاری سلیم اللہ مدنی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبداللطیف خطیب جامع مسجد صوبہ خان اہل حدیث موضع ٹھل نے سرانجام دیئے۔جلسہ سے معروف عالم دین مولانا سیف اللہ خالد بن مولانا احمد سعید ملتانی چتروڑ گڑھی نے خصوصی خطاب کیا۔رئیس الجامعہ کے دعائیہ کلمات سے یہ جلسہ تکمیل پذیر ہوا۔یاد رہے اس جلسہ کا انتظام جناب محمد سلیم بھٹی صاحب، محمد عنایت بھٹی صاحب اور غلام حسین بھٹی صاحب نے کیا۔